5،فروری 2011ء

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے کشمیری جماعتوں کا اتحاد لازم ہے

یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر نائن زیرو عزیز آباد میں کشمیری عوام کے اجتماع سے

ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کا تاریخی خطاب

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمان الرحیم

واجب الاحترام بزرگو، میری ماؤں، بہنوں، عزیز تحریکی ساتھیو، میرے کشمیری بہن بھائیو، بزرگو، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے تعلق رکھنے والے معزز صحافی حضرات، اینکر پرسن، رپورٹرز، فوٹو گرافرز، کیمرہ مین، ٹیکنیشنز، اراکین رابطہ کمیٹی پاکستان اور لندن، متحدہ قومی موومنٹ کشمیر کمیٹی کے ذمہ داران واراکین غرض یہ کہ آج جہاں جہاں میری آواز پہنچ رہی ہے......جو جو مجھے سن رہا ہے ان سب کو......السلام علیکم

آج یوم یکجہتی کشمیر منایا جارہا ہے اور پاکستان میں گزشتہ 63 برسوں سے کشمیریوں سے اظہار ہمدردی......مظلوم کشمیری عوام کے حقوق کیلئے......ان کے حق خودارادیت (Right of self determination) کیلئے تقریبات کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔ آج ہم کو یہ سوچنا ہے......اور فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ہم یوم یکجہتی کشمیر، ماضی کی طرح مناتے رہیں گے؟......ہر سال کی طرح......قیامت تک......کشمیری عوام کی آزادی، خودمختاری، انکے حق خودارادیت کے مطالبات کرتے رہیں گے؟......یا آج ہمیں اس موقع پر کوئی ٹھوس......واضح حکمت عملی......فیصلہ اور ارادہ کرنا ہے کہ کیا ہمیں واقعتاً کشمیری عوام کو آزادی دلانی ہے......انہیں ان کے حقوق دلانے ہیں......یا پھر خالی کشمیر کے نام پر......مظلوم کشمیریوں کے نام پر صرف اور صرف سیاست کرنی ہے؟

معزز کشمیری ماؤں، بہنوں اور بزرگو!

متحدہ قومی موومنٹ، اس ملک کی وہ واحد جماعت ہے جس نے اپنے قیام کے دن سے لیکر آج کے دن تک کشمیر......یا مظلوم کشمیری عوام کے نام پر سیاست نہیں کی......اگر جو کچھ بھی کیا......جو کچھ بھی کہا......وہ کھل کر کہا......صاف الفاظ میں کہا......اور جو کچھ بھی کیا وہ عملاً کیا۔

آپ نے سنا ہوگا ''گھائل کی گھت......گھائل جانے اور نہ جانے کوئی''......جس کو تکلیف ہوتی ہے......جو زخمی ہوتا ہے......وہی کسی دوسرے زخمی اور گھائل فرد کی تکلیف کو......اسکے درد کو محسوس کرسکتا ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ نے اپنے قیام کے دن سے لیکر آج تک بہت دکھ جھیلے ہیں......زخم کھائے ہیں......ہزاروں ساتھیوں کو جنازوں کو کاندھا دیکر انکی آخری آرام گاہ تک پہنچایا ہے۔ جو مقبوضہ کشمیر میں مظلوم کشمیری عوام کے ساتھ مظالم ہورہے ہیں......غیر انسانی سلوک ہورہا ہے......اور جس طرح وہاں کے لوگ کشمیر کی آزادی......حق خودارادیت کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کررہے ہیں اس درد کو......ان قربانیوں کو......ہم دیکھ بھی رہے ہیں اور کیونکہ ہم خود دکھ بھگت چکے ہیں لہٰذا ہم کشمیریوں کے دکھوں کو بھی بخوبی سمجھ رہے ہیں۔ آج میری رہائش گاہ نائن زیرو کے سامنے یوم یکجہتی کشمیر کا جلسہ ہورہا ہے......انشاء اللہ مستقبل میں اسی جگہ کو اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بخشے گا کہ یہاں کے ذمہ داران ساتھی اور اس جگہ کی نیک تمنائیں اور آرزوئیں جو کشمیریوں کیلئے ہیں اس کے مطابق کشمیری عوام کو آزادی ایک نہ ایک دن انشاء اللہ ملے گی تو اسی جگہ سے ملے گی۔

معزز کشمیری ماؤں، بہنوں اور بزرگو!

آپ نے بڑی بڑی سیاسی ومذہبی جماعتوں کوگزشتہ 63 برسوں سے کشمیر کےعوام کے نام پر......مظلوم کشمیریوں کے نام پر......سالہا سال سے ......جگہ جگہ امدادی کیمپ لگا کر لاکھوں......اربوں روپے جمع کرتے ہوئے دیکھا ہوگا......ہم نے بھی دیکھا ہے......لیکن نہ میں نے......نہ میرے ساتھیوں نے......نہ ملک کےعوام نے کشمیریوں کے نام پر چندہ جمع کرنے والی جماعتوں کومظلوم کشمیری عوام کی عملی مدد کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ پاکستان کی 63 سالہ تاریخ میں جب پاکستان کی تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا تو اگر وہاں پر عملاً کسی جماعت کے ہزاروں رہنماؤں ،کارکنوں، منتخب نمائندوں ، ڈاکٹروں، پیرامیڈیکل اسٹاف نے ایک سال سے زائد عرصے تک متاثرین کی مدد کی ہے تو وہ صرف اور صرف واحد جماعت آپ کو متحدہ قومی موومنٹ ملے گی۔ لیکن ہم نے کشمیری عوام کے نام پر کبھی نہ سیاست کی نہ جگہ جگہ کیمپ لگا کر چندے جمع کئے......جب کشمیری عوام پر قیامت آئی......قیامت خیز زلزلہ آیا تو ہم نے گھربار چھوڑ کر کشمیریوں کو اپنا سمجھ کر کڑکڑی سردی......دھوپ ......بارش کی پرواہ کئے بغیر زلزلے سے متاثرہ اپنے مظلوم کشمیری عوام کی عملی مدد کی۔

اے کشمیری بھائیو، ماؤں !......جس طرح زلزلہ سے متاثر ہونے والے کشمیری عوام کی ایم کیوایم نے مدد کی کیا کسی اور سیاسی ومذہبی جماعت نے اتنے لمبے عرصے تک کشمیری عوام کی مدد کی؟

شرکاء:۔ جی نہیں الطاف بھائی! کسی نے نہیں کی ......کشمیر کے زلزلے میں قائد تحریک الطاف بھائی نے سب سے پہلے 50 لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا تھا۔ میڈیکل ایڈ کی ٹیم بھی آزاد کشمیر مظفرآباد میں سب سے پہلے ایم کیوایم کی پہنچی تھی۔ (شرکاء کے فلک شگاف نعرے)

قائد تحریک: ......میں مقبوضہ کشمیر میں ان والدین، ماؤں، بہنوں، ان سہاگن بہنوں جن کے سہاگ اور سہارے اجاڑ دیئے گئے......ان کے بیٹے چھین لئے گئے......ان کے لعل چھین لئے گئے......میں ان کے دکھ درد میں برابر کا شریک ہوں اور مقبوضہ کشمیر کےعوام کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کشمیر کے مظلوم عوام کی آواز کو سینیٹ کے ایوان میں ......قومی اسمبلی کے ایوان میں ......اسمبلیوں کے ایوان میں اٹھائیں گے......صرف یہی نہیں بلکہ اقوام متحدہ سے لیکر ہر انسانی حقوق کے فورم پر بھی بھرپور طریقے سے اٹھائیں گے۔

میں بھارت کی حکومت......بھارتی حکمرانوں......سیاسی اور مذہبی جماعتوں......بھارت کے سیاستدانوں ......صحافیوں ......قلمکاروں ......دانشوروں......سوچ بچار کرنے والوں......اور بھارت میں انسانی حقوق کی انجمنوں کو مخاطب کر کے ان سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سوالات انتہائی اہم نوعیت کے ہیں۔ کیا بھارت جغرافیائی اعتبار سے دنیا کے بڑے ممالک میں سے ایک ملک نہیں؟ اس کا جواب ہے......جی ہاں! جغرافیائی اعتبار سے بھارت ایک بہت بڑا ملک ہے اور اس کی آبادی دنیا کی بڑی آبادیوں میں سے ایک بڑی آبادی ہے۔ آخر وہ کشمیری عوام کی خواہشات، امنگوں اور آرزؤں کے خلاف طاقت کے بل پر کشمیر کو اپنے ساتھ کیوں زبردستی ملائے رکھنا چاہتا ہے؟ بھارت ایک بہت بڑی طاقت ہے......وہ کشمیری عوام کی امنگوں، آرزؤں ،خواہشات اور اقوام متحدہ کی متفقہ قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو ان کی آزادی اور حق خودارادیت (Right of self determination) کیوں نہیں دے دیتا؟ اگر بھارت یہ سمجھتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کےعوام کی اکثریت بھارت کے ساتھ ہے ......تو اقوام متحدہ کی نگرانی میں کشمیر میں ......کشمیری عوام کو حق خودارادیت دینے کیلئے کشمیری عوام کی رائے طلب کرلے......اگر کشمیری عوام کی اکثریت بھارت کے ساتھ رہنے کے حق میں فیصلہ دیتی ہے تو بخدا کم ازکم ،ایم کیوایم اس کو تسلیم کرلے گی......اگر اقوام متحدہ کے مبصرین کی نگرانی میں حق خودارادیت کیلئے رائے شماری کرانے کے نتیجے میں کشمیری عوام کی اکثریت یہ فیصلہ کرے کہ ہم آزادی چاہتے ہیں تو پھر بھارت کو بخوشی، بارضا کشمیری عوام کو آزادی دے دینی چاہئے۔

آج دنیا ایک گلوبل ولیج کی شکل اختیار کرچکی ہے......آج دنیا کے کسی بھی حصہ میں اس بات کو چھپایا نہیں جاسکتا کہ دنیا کے کس خطہ میں کیا ہورہا ہے۔ کل تک میڈیا اتنا آزاد نہیں تھا......نہ انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) نے اتنا فروغ پایا تھا......آج دنیا کشمیر کےعوام کے مسئلہ اور ان پر ہونے والے مظالم کو ......کشمیری عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ اب کشمیری عوام کی امنگوں......خواہشات ......آرزؤں اور ان کی قربانیوں کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ لہٰذا میری بھارت کے سیاستدانوں......حکمرانوں سے اپیل ہے کہ مزید انسانوں کے زیاں کے بجائے وہ راستہ اختیار کریں جس میں

بھارت کی بھی نیک نامی ہو اور کشمیریوں پر نہ صرف مظالم بند ہوں بلکہ کشمیری عوام کو ان کی برسوں کی امنگوں کے مطابق آزادی مل جائے۔

جو لوگ میری تقریر کو اس جلسہ میں سن رہے ہیں......اور......جو لوگ بذریعہ الیکٹرانک میڈیا میری باتوں کو سن رہے ہیں ان کے توسط سے میں کشمیری عوام خصوصاً کشمیر میں آزادی کی جدوجہد کرنے والی جماعتوں کے رہنماؤں سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں......اپیل کرتا ہوں......التجا کرتا ہوں ......کہ مظلوم کشمیری ماں، بہن، بیٹی، نوجوانوں، بزرگوں کی کشمیر کے حقوق کیلئے......کشمیر کی آواز میں طاقت ڈالنے کیلئے......اسے اور وزن دار کرنے کیلئے ......کشمیر کے رہنماؤں اور جماعتوں......خدارا......مظلوم کشمیری عوام کے نام پر ایک پرچم تلے جمع ہو جاؤ۔ میری یہ درخواست جو بھی کشمیری رہنماؤں تک پہنچا سکتا ہو براہ مہربانی پہنچا دے۔ میں کشمیری عوام خصوصاً رہنماؤں سے یہ بھی کہتا ہوں کہ آپ ایک پرچم تلے جمع ہو کر......کشمیر کے مسئلہ کا متفقہ حل ایم کیو ایم کو بھی بتائیں ......جو آپ کا متفقہ حل ہوگا......ایم کیو ایم آپ کے شانہ بشانہ ہوگی......آپ کے حقوق کیلئے آپ کے ساتھ ہوگی۔ میں نے کشمیر کے رہنماؤں سے جو اپیل کی ہے اور مجھے امید ہے کہ کشمیری عوام میری اس دردمندانہ اپیل کو ٹھنڈے دل سے سنیں گے......میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کشمیر کی تمام جماعتوں کو ایک آواز کردے اور ایک پرچم تلے جمع کردے۔ پھر جو لائحہ عمل بنایا جائے گا ......ایم کیو ایم شانہ بشانہ......قدم بقدم ان کے ساتھ چلے گی۔

بھارت کو اس بات کو بھی اب سمجھ لینا چاہئے کہ اگر آج انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صدی نہ ہوتی تو آج مصر میں جو ہو رہا ہے......اردن میں جو ہو رہا ہے ......آج پورے عرب کے مختلف ممالک میں جو ہو رہا ہے اس کے بارے میں کوئی واقف نہیں ہوتا ......لیکن یہ صدی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صدی ہے جس کی وجہ سے آج دنیا کے ہر کونے میں مصر کے انقلاب......اردن کے انقلاب......یمن کے انقلاب......اور وہاں کے عوام کی آواز کو نہ صرف پوری دنیا دیکھ رہی ہے بلکہ پوری دنیا کے انسانیت دوست عوام......ان عرب ممالک کے عوام کی اکثریت کے جو مطالبات ہیں ان مطالبات اور عوام کی حمایت کر رہے ہیں ......حکمرانوں کی حمایت نہیں کر رہے۔

میں بھارت اور پاکستان کے حکمرانوں کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ آپ دونوں ممالک یعنی بھارت اور پاکستان اب تک چار سے زائد جنگیں لڑ چکے ہیں ......جس میں دونوں طرف کے بے پناہ لوگ ہلاک وزخمی ہوئے لیکن کیا پڑوسی ہونے کے ناتے ان جنگوں سے پڑوسی ہونے کا رشتہ یا جغرافیہ ختم ہو گیا؟ اگر نہیں تو بہتر ہے کہ پڑوسی ممالک کے آپس کے کتنے ہی گھمبیر مسائل کیوں نہ ہوں انہیں دونوں ممالک جنگوں کے بجائے......نفرتوں کے بجائے ......میرٹ کی بنیاد پر بات چیت......افہام وتفہیم کے ذریعہ......ایماندارانہ طریقہ سے حل کرکے آپس میں دوستی بڑھائیں......تجارت بڑھائیں......ایک دوسرے کا سہارا بنیں......ایک دوسرے کا ساتھ دیں......اسی میں دونوں ممالک کی بھلائی ہے۔ ہمیں ترقی یافتہ ممالک سے سبق حاصل کرنا چاہئے...... جنگوں اور آپس کی نفرتوں کو ختم کرنا چاہئے......اگر ہم دنیا سے سبق حاصل کرتے......ترقی یافتہ ممالک جن میں صبح شام......رات دن......آئے دن جنگیں ہوتی رہتی تھیں......آج ان کی کرنسی ایک ہے......آج وہ بغیر ویزے کے ایک دوسرے کے ہاں آجا سکتے ہیں......بار بار جنگیں کرنے والے ممالک بعد میں جس نتیجہ پر پہنچے......اگر ہم بھی اس پڑھی لکھی دنیا کو دیکھ کر اسی نتیجہ پر پہنچ جاتے تو آج کشمیر کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا......بھارت اور پاکستان میں بھی ویزے سسٹم ختم ہو جاتا......اچھے تعلقات کی بنیاد پر بھارت کی معیشت کو پاکستان مضبوط کرتا......اور پاکستان کی معیشت کو بھارت مضبوط کرتا......دونوں ممالک کے درمیان تجارت ہوتی......لین دین ہوتا......آنا جانا ہوتا......اس سے کاروبار بڑھتا......کاروبار کے ذرائع پیدا ہوتے......پیداوار کے ذرائع مزید پیدا ہوتے۔ ہمیں عقل سے سوچنا چاہئے۔ دونوں ممالک کے سیاستدانوں اور حکمرانوں کو عقل ودانش سے سوچنا چاہئے۔

میں حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ بھارت کے ساتھ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے بامقصد، ایماندارانہ مذاکرات کئے جائیں۔ پاکستان کے حکمراں، سیاستداں اور اسٹیبلشمنٹ بھی ایمانداری سے مذاکرات کرے اور بھارت کی اسٹیبلشمنٹ، حکمراں اور سیاستداں بھی ایمانداری سے مذاکرات کریں تو مظلوم کشمیریوں کو ظلم سے نجات بھی مل جائے......آزادی بھی مل جائے گی اور دونوں ممالک میں جنگ وجدل کا جو ہر وقت خدشہ اور خطرہ رہتا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ کشمیر کے مسئلہ کو بھارت اور پاکستان جنگ وجدل سے نہیں بلکہ امن کے راستے پر چلتے ہوئے......بامقصد بات چیت کے ذریعہ جتنی جلدی حل

کرلیں تو دونوں مما لک کے حق میں بہتر ہے...... یہ میرا مشورہ ہے......عمل کرنا دونوں مما لک کے حکمرانوں کے ہاتھ میں ہےلیکن جس دن ایم کیوایم کی حکومت پورے ملک میں قائم ہوئی تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ایم کیوایم کے دورحکومت میں کشمیر کا مسئلہ انشاءاللہ پرامن طریقے سے حل ہوجائے گا۔

آج کشمیرڈے پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ کشمیر کا مسئلہ اب حل ہونے کے قریب ہے......بس اتحاد کی ضرورت ہے......دانش کی......فہم وفراست کی ......اوردونوں مما لک میں ایماندارانہ بات چیت کی ضرورت ہے۔

آج کے دن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان سے کرپشن کوجتنی جلد دور کرلیا جائے تو بہتر ہے...... پاکستان سے جاگیردارانہ، وڈیرانہ، سردارانہ، خاندانی موروثی نظام، بے لگام سرمایہ دارانہ نظام جتنی جلدی ختم کرلیا جائے تو اتنا ہی پاکستان کیلئے بہتر ہوگا ورنہ انقلاب فرانس کی طرح اور انقلاب مصر کی طرح اب پاکستان میں بھی انقلاب آئے گا......آئے گا......آئے گا۔

میں تمام کشمیری عوام سے کہتا ہوں کہ ایم کیوایم آپ کے ساتھ ہے۔۔ہم کشمیر کے عوام کے مسائل کے حل کیلئے ہرممکنہ اقدام کریں گے۔کشمیری عوام...... ماؤں، بہنوں، بزرگوں سے اپیل ہے کہ آپ نے تمام جماعتوں کو آزمالیا ہے......اب غریبوں کی جماعت ایم کیوایم کوایک مرتبہ آزمالو......ایک دفعہ اپنالو۔میں ایک مرتبہ پھرکشمیری عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ ایم کیوایم ان کے ساتھ تھی ......ساتھ ہے اور انشاءاللہ ساتھ رہے گی ......اور یہ پاکستان بالخصوص کشمیر کے عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ کشمیر میں جلد سے جلد بلدیاتی انتخابات کرائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام کشمیری شہداء کواپنی جوار رحمت میں جگہ عطافرمائے......اللہ تعالیٰ غیب سے کشمیریوں کی مدد فرمائے......اللہ تعالیٰ غیب سے کشمیریوں پر کرم فرمائے۔

پاکستان پائندہ باد

کشمیراورکشمیری عوام زندہ باد

اللہ حافظ